۸۴

Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۝ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم یکشنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ''
سہ ماہی ۷ ''
ماہوار ۲½ ''

فی پرچہ ۱؍

۲۴ محرم الحرام ۱۳۷۱ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۸ اخاء ۱۳۳۰ھش - ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۴۹

اخبار احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تاریخوار حسب ذیل اطلاعیں موصول ہوئی ہیں:۔

ربوہ ۲۴ اکتوبر۔ نزلہ کی تکلیف ہے۔

ربوہ ۔ ۲۵ اکتوبر۔ نزلہ کی تکلیف ابھی ہے مگر نسبتاً کم ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ـــــ نیز حضرت اماں جان کو کل دستوں کی تکلیف رہی۔ آج کمزوری وغیرہ ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کو بھی اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں

اینٹی چرچل مظاہروں کو روکنے کے لئے قاہرہ میں "ہنگامی حالات" کا اعلان

قاہرہ ۲۷ اکتوبر۔ آج سارے قاہرہ میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ شہر کی متعدد چیکوں پر پولیس کی نفری بڑھا دی گئی۔ اس کے علاوہ برطانیہ اور امریکہ کے سفارت خانوں کے نزدیک و دور پولیس متعین کر دی گئی۔ تاکہ طالب علم کوئی اینٹی چرچل مظاہرہ نہ کر سکیں۔ کیونکہ مصری اخباروں کی قیاس آرائیوں کے مطابق نئی برطانوی حکومت نہر سویز سے فوجیں ہٹانے کے بجائے مصر کے خلاف جنگ آزمائی شروع کر دیگی۔ آج مصری حکومت نے نہر سویز میں برطانوی جہازوں کی نقل و حرکت پر مزید پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ اور مصری وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا۔ اگر برطانیہ نے نہر سویز کے علاقہ کے مصر پر حملہ کیا، تو مصر اپنی آزادی کے تحفظ کے لئے آخری دم تک لڑتا رہے گا۔

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ پاکستان مسلم لیگ کے سابق صدر چودھری خلیق الزمان نے ایک بیان میں مسٹر چرچل سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ مشرق وسطی کے اسلامی ممالک سے دشمنی کی پالیسی اب چھوڑ دیں ورنہ وہ یقیناً روس کے ہاتھوں میں چلے جائیں گے۔

ماسکو ۲۷ اکتوبر۔ آج اشتراکی ریڈیو نے برطانوی انتخابات میں لیبر کی شکست پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ عام انتخابات میں لیبر کی شکست کی وجہ یہ ہے۔ کہ امن اور دوستی کے جو معاہدے پارٹی نے انتخابات سے پہلے کئے تھے۔ وہ انہیں اپنے عہد میں پورا نہیں کر سکی۔

لندن ۲۷ اکتوبر۔ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر چرچل اپنی کابینہ کے خاص خاص ارکان کا آج یا کل اعلان کر دیں گے۔ تاکہ عام سرکاری کام میں تعطل پیدا نہ ہو۔ بدھ کے دن پارلیمنٹ کے نئے اسپیکر کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس دن دارالعوام میں پوری کی پوری کابینہ ایوان میں حاضر ہوگی۔

عام خیر مقدم

لندن ۲۷ اکتوبر۔ عام اطلاعات سے یہی پتہ چلتا ہے۔ کہ کنزرویٹو پارٹی کی فتح کا عام ردعمل موافق ہوا ہے۔ مثال کے طور پر امریکی اخبارات نے چرچل کی کامیابی کا اعلان بہت جلی سرخیوں کیا ہے

نئی برطانوی کابینہ کا اعلان

لندن ۲۷ اکتوبر۔ آج مسٹر چرچل نے اپنی نئی حکومت کے ارکان کے ناموں کا اعلان کر دیا۔ جس کی رو سے نائب وزارت عظمیٰ اور وزارت خارجہ کے شعبے مسٹر انتھونی ایڈن۔ تعلقات دولت مشترکہ کا شعبہ مسٹر رچرڈ آسٹن بٹلر۔ نوآبادیات کا شعبہ مسٹر لٹلٹن اور وزارت داخلہ کا شعبہ مسٹر ڈیوڈ میکسول کے سپرد کیا گیا ہے۔ شاہ برطانیہ نے آج رات قصر بکنگھم میں پریوی کونسل کا اجلاس طلب کیا ہے۔ جس میں نئی کابینہ حلف وفاداری اٹھائے گی۔ اور دست بوسی کی روایتی رسم ادا کی جائے گی۔

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ آج گورنر جنرل پاکستان فضیلت مآب ملک غلام محمد سہ پہر کو لاہور سے پنڈی روانہ ہو گئے۔

ہندوستان سے پنشن پانیوالے متوجہ ہوں

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے ایک اعلان میں انڈین یونین کے پنشن خواروں کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ ۳۱ اکتوبر سے قبل انڈین یونین کے انکم ٹیکس افیسر نان ریذیڈنٹ ریفنڈ سرکل بمبئی کے نام اس امر کی فوراً اطلاع بھیجیں کہ کیا انہیں پنشنوں پر انکم ٹیکس کی پہلی شرح منظور ہے۔ کیونکہ انڈین یونین نے حال ہی میں اپنے انکم ٹیکس کے قانون میں جو ترامیم کی ہیں۔ وہ ان لوگوں کی پنشنوں پر اثر انداز ہوں گی۔ جو یونین سے پنشنیں حاصل کر رہے ہیں۔

لکھنؤ ۲۷ اکتوبر۔ ایک تازہ ترین اطلاع کے مطابق انڈین نیشنل کانگرس کے سابق صدر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن آج یو۔پی کے پارلیمنٹری بورڈ سے مستعفی ہو گئے

پنجاب لوکل باڈیز کے عام انتخابات

لاہور ۲۷ اکتوبر (ریڈیو پاکستان) اگلے سال کے اوائل میں لوکل باڈیز کے انتخابات کے سلسلے میں بتدریج انتظامات شروع ہیں۔ اس وقت سارے صوبے میں ایسے ۱۵۰ ادارے ہیں۔ جن میں لاہور کارپوریشن۔ کئی میونسپلیٹیاں۔ سمال ٹاؤن اور نوٹیفائڈ ایریا ادارے شامل ہیں۔ پچھلے چند سالوں میں شہروں اور قصبوں کی آبادی چونکہ غیر معمولی طور پر زیادہ ہو گئی ہے۔ لہٰذا ضروری ہو گیا ہے کہ ان اداروں کے مدارج پر نظر ثانی کی جائے۔ چنانچہ چیچہ وطنی جلال پور پیروالہ اور تلہ گنگ کی سمال ٹاؤن کمیٹیوں اور سمندری کے نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹی کو دوسرے درجہ کی میونسپلیٹیاں بنا دیا گیا ہے۔ اب ان اداروں کے تمام ممبر عوام کے منتخب کردہ ہوا کریں گے۔ اس کے علاوہ حکومت پنجاب نے بھیرہ۔ مظفر گڑھ۔ خان گڑھ۔ ڈنگہ۔ چکوال۔ شرق پور۔ میانوالی۔ شجاع آباد مٹھن کوٹ جلال پور جٹاں اور کنجاہ کی میونسپل کمیٹیوں کے انتخابی قواعد شائع کر دیئے ہیں۔

ترکی کا بحری جہاز "سوارونا"
ـــ خیر سگالی کے دورے پر ـــ

کراچی ۲۷ اکتوبر۔ ترکی کا بحری جہاز 'سوارونا' آج صبح یہاں خیر سگالی کے دورے پر پہنچ گیا۔ بندرگاہ پر پہنچتے ہی اس نے ۲۱ توپوں کی سلامی دی۔ جس کا جواب پاکستانی توپوں نے دیا۔ اس کے بعد سینکڑوں بحری ملازموں اور جہازیوں نے تالیوں اور نعروں سے ترکی بحری کارکنوں کا خیر مقدم کیا۔ آج 'سوارونا' کے کمانڈر نے پاکستانی بحریہ کے ماتحت کمانڈر انچیف۔ گورنر سندھ۔ ترکی سفارت خانے کے حکام اور دیگر اعلیٰ پاکستانی فوجی افسروں سے ملاقات کی۔

دور و نزدیک سے ـــ ۲۷ اکتوبر

ٹوکیو۔ آج کیرین من جون کے مقام پر دونوں طرف کے مشترکہ کمیشن کی مقرر کردہ سب کمیٹی کا دو دفعہ اجلاس منعقد ہوا۔ لیکن خط متارکہ جنگ کے سلسلہ میں کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔

لاہور۔ پنجاب کے شعبہ تعمیرات عامہ کے رکن عزت مآب سردار محمد خاں لغاری ۳۱ اکتوبر کو سرگودھا اور میانوالی کے ضلعوں کے دورے پر روانہ ہوں گے۔ آپ ۳۱ کو سرگودھا اور پھر علی الترتیب یکم دو اور تین نومبر کو بھکر۔ میانوالی اور بھلوال میں عام جلسوں کو خطاب کریں گے۔ اور ۵ کو واپس لاہور پہنچ جائیں گے۔

لندن۔ اردن کے وزیر اعظم نے بتایا۔ کہ اردن اور دوسرے عرب ممالک مشرق وسطی کے دفاعی منصوبہ کے لئے چار طاقتی تجاویز کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ جسے مصر نے نامنظور کر دیا ہے۔ اردن ۸ نومبر کو برطانیہ کو ایک اقتصادی مشن روانہ کر رہا ہے۔ جو اردنی ترقیاتی منصوبوں کے لئے قرضہ حاصل کرنے کی کوشش کریگا۔

بغداد۔ عراقی وزیر اعظم نوری السعید پاشا نے مصر کے لئے عراقی حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ آپ نے یہ بھی دہرایا۔ کہ عراقی پالیسی کا مقصد تمام عرب ملکوں میں زیادہ سے زیادہ اتفاق پیدا کرنا ہے۔

پشاور۔ وزیر اعلیٰ سرحد آج کراچی میں وزراء کے اعلیٰ کی کانفرنس اور پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے جلسوں میں شرکت کے بعد یہاں پہنچ گئے۔

ڈھاکہ۔ وزیر اعظم مشرقی بنگال نے بتایا ہے۔ کہ آئندہ سات ماہ تک بہ سفینے بڑی تعداد میں نمک بھیجنے کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ بہت جلد تین جہاز کراچی سے چاٹگام اور ایک جہاز چالنا پہنچے گا۔ اس کے علاوہ تین اور جہازوں کا بیرونی ملکوں سے نمک لانے کے لئے انتظام کیا گیا ہے۔ اور یقین ہے کہ اس کے بعد نمک کی سپلائی میں کمی واقع نہیں ہوگی۔ اور نمک بآسانی مہیا ہو سکے گا۔

روزنامہ الفضل لاہور
۲۸ اکتوبر ۱۹۵۱ء

یا ابراھیم قد صدقت الرویا

قاضی احسان احمد صاحب احراری کی ایک تقریر کا خلاصہ جو انہوں نے ۱۳ اکتوبر کو خانیوال چوک سنگلاں مجلس احرار خانیوال کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں کی سہ روزہ آزاد مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۱ء (قبل از تاریخ نکالا گیا ہے راقم) کے آخری صفحہ پر شائع ہوا ہے۔ اس میں سے حسب ذیل ٹکڑا نقل کیا جاتا ہے۔

ماہ ذی الحجہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے اسمٰعیل کو لے کر چلے تو ابلیس ملا اور کہنے لگا کہ ابراہیمؑ تو اپنے خواب پر اپنے بیٹے کو ذبح کرنے لگا۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے لاحول ولا پڑھا اور فرمانے لگے نبیوں کا خواب جھوٹا نہیں ہوتا ہر چیز کا دوسرا پہلو بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ قادیانی کو خواب آتا ہے کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح عرش پر ہوگیا ہے۔ اور فرمانے لگے کہ اگر وہ میرے گھر آگئی تو میں نبی۔ اگر نہ آئی تو میں نبی نہیں۔ ایک جگہ اہل علم کو اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ نبوت پھر "نبوت امی الی الخروج" ہوئی۔ اب آپ جواب دیں کہ محمدی بیگم مرزا صاحب کے گھر آئی؟ ہرگز نہیں۔ ساری عمر مرزا صاحب سسکتے رہے مگر وہ ہاتھ نہ آئی۔

(آزاد مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۵۱ء)

آیئے اب قرآن کریم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرزند ارجمند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا واقعہ پڑھیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

فبشرنٰہ بغلام حلیم فلما بلغ معہ السعی قال یا بنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ۔ قال یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین۔ فلما اسلما وتلّہ للجبین وناديناہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرویا۔ انا کذالک نجزی المحسنین۔ ان ھذا لھو البلٰٓؤا المبین۔ وفدیناہ بذبح عظیم۔ وترکنا علیہ فی الآخرین سلٰمٌ علی ابراھیم۔ کذالک نجزی المحسنین۔ انہ من عبادنا المومنین۔

(الصّٰفّٰت آیت ۱۰۲ تا ۱۱۲)

ترجمہ۔ پس ہم نے اسے (حضرت ابراہیم علیہ السلام کو) ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی۔ جب وہ آپ کے ساتھ ساتھ دوڑنے کے قابل ہوا (یعنی آٹھ دس سال کی عمر کا) تو آپ نے (ایک دن) اس سے کہا۔ کہ اے میرے بیٹے تحقیق میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں پس تو کیا کرتا تیری کیا رائے ہے۔ (حضرت اسمٰعیل علیہ السلام) نے جواب دیا کہ اے میرے باپ وہی کر جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تو مجھے صابرین میں سے پائے گا۔ پس جب دونوں نے فرمانبرداری کی۔ اور (باپ) نے (بیٹے) کو پیشانی کے بل (اوندھا) لٹا دیا تو عین اس وقت ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم یقیناً تو نے خواب کو سچا کر دکھایا ہے۔ یقیناً ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔ یہ بالضرور کھلی کھلی آزمائش ہی تھی۔ اور ہم نے اسے ایک بڑی قربانی کے عوض چھڑا لیا۔ اور ہم نے پچھلوں پر یہ بات ضروری کر دی کہ ابراہیم پر سلامتی ہو۔ ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔ یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔

اب اللہ تعالےٰ کے اس کلام پر غور فرمائیں اور جناب احسان احمد صاحب شجاع آبادی یہ بتائیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تو خواب میں یہ دیکھا تھا کہ

انی اذبحک

یعنی میں تجھے ذبح کرتا ہوں۔ زمین پر جو اصل واقعہ ہوا۔ اور جو اللہ تعالےٰ ہی نے بیان فرمایا ہے اور جس میں ذرا بھی شک نہیں ہو سکتا۔ وہ یہ ہے کہ آپ نے ابھی اپنے فرمانبردار فرزند کو لٹا ہی تھا کہ

وناديناہ ان یا ابراھیم قد صدقت الرویا

اور ہم نے ندا دی کہ اے ابراہیم تم نے خواب کو پورا کر دیا۔

اب بتایئے۔ "ذبح کرتا ہوں۔ اور ذبح کرنے کے لئے لٹایا ہی واقعۃً" کوئی فرق ہے یا نہیں؟ مثلاً اگر (الف) کو ملک میں فتنہ فساد اور انارکی پھیلانے کے جرم میں حکومت پھانسی پہ لٹکا دے۔ اور (ب) صرف پھانسی لٹکانے کے لئے تختہ پر چڑھنے کو کہے۔ اور الف نے ابھی اس پر قدم بھی نہ رکھا ہو۔ بلکہ رکھنے ہی والا ہو۔ کہ حکومت روک لے۔ اور کہے کہ بس بس ہم نے اپنا حکم واپس لے لیا ہے۔ تو جناب من ان دونوں باتوں میں کوئی فرق ہوگا یا نہیں؟ پہلی صورت میں تو الف فوراً دوسری دنیا میں پہنچ جائے گا۔ اور اس کے عزیز و اقارب دوست آشنا رونا پیٹنا شروع کر دیں گے لیکن دوسری صورت میں وہی عزیز و اقارب دعبیر خوشی کا نعرہ بلند کریں گے۔ آخر دونوں صورتوں میں یہ فرق ہے کہ نہیں؟

اگر ان دونوں صورتوں میں فرق ہے۔ تو یقیناً "اذبحک" یعنی میں تجھے ذبح کرتا ہوں۔ اور "تلّہ للجبین" یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اوندھا پیشانی کے بل لٹا یا میں بھی فرق ہے۔ اور تقریباً وہی عظیم فرق ہے۔ جو اوپر کی مثال کی دونوں صورتوں سے نمایاں ہوتا ہے۔

پھر سوال ہے کہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا رویا نعوذ باللہ پورا نہیں ہوا؟ اگر جس طرح آپ خواب کا پورا ہونا بزعم خود سمجھتے ہیں۔ اس طرح لیا جائے۔ تو واقعی پورا نہیں ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ابراھیم قد صدقت الرویا۔ یعنی اے ابراہیم (علیہ السلام) تم نے واقعی رویا کو سچا کر دکھایا ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ ان کی جگہ دنبہ ذبح ہوا تھا۔ اسی قسم کا دنبہ جس طرح کا ہم اور آپ آج کل عید قربان پر قربانی کے لئے ذبح کرتے ہیں۔ اب بتایئے کہ اللہ تعالیٰ کی بات درست ہے یا آپ کے عقلی قیاسات کہ نبی کا خواب بعینہٖ اسی طرح پورا ہونا چاہیئے۔ جس طرح بظاہر خواب میں دیکھا جاتا ہے؟

جناب من۔ بات یہ ہے۔ کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام عرش پر واقعی ذبح کئے گئے تھے۔ یعنی عرش پر یہ فیصلہ ہوا تھا۔ کہ آپ اللہ کے دین کے لئے اپنی زندگی کی قربانی دیں۔ اور تمام عمر کعبہ کی خدمت میں صرف کر دیں۔ یہ حقیقی قربانی تھی۔ اگر آپ زمین پر بھی ذبح ہو جاتے۔ تو اس سے دین کو کیا فائدہ ہوتا؟ زیادہ سے زیادہ یہی کہ آپ کا نام فرمانبردار بندوں میں سب سے اول لکھا جاتا۔ مگر اس طرح جس طرح کہ ہوا۔ نہ صرف آپ کا نام فرمانبردار بندوں کی فہرست میں سب سے اول درجہ پر لکھا گیا۔ بلکہ وہ عظیم الشان مقصد بھی پورا ہوا جس کے لئے آپ کی عظیم الشان فرمانبرداری کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ کہ آپ نے ہمہ تن قربانی بن کر اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت میں زندگی صرف کر دی۔ یہی نہیں بلکہ آپ کی ذات کی وجہ سے وہ مقدس ہستی وجود میں آنے والی تھی۔ جس کے لئے آپ نے اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مل کر دعائیں کی تھیں۔ وہ ذات کون تھی۔ وہ ذات سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی تھی۔ آپ کو ان وجوہات کی بناء پر اللہ تعالےٰ نے زمین کی زندگی بھی عطا کی۔ اور آپ کی جگہ دنبہ ذبح کیا گیا۔ تا کہ ظاہر نشان بھی پورا ہو۔ مگر حقیقی قربانی دنبہ کی نہیں سمجھی جاتی بلکہ "ذبح عظیم" دراصل سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہی کے لئے آیا ہے۔ کیونکہ ان دونوں مقدس باپ اور بیٹے نے اللہ تعالےٰ کے ایک اشارے پر سر تسلیم خم کر دیا۔ اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں محسن ٹھہرے۔ اور آپ کو اس احسان کی جزا اللہ تعالےٰ نے یہ دی۔ کہ آج تک ان کا نام لیتے وقت مسلمان ان پر سلام بھیجتے ہیں۔ اور اپنے سب سے مشہور درود میں اس کا ورد کرتے ہیں۔

اللھم صل علی محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم

یعنی اے خدا تعالےٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی وہ انعام کر جو تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کئے۔ یہ اس لئے کہ قرآن کریم کی اوپر کی آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں نہ کہ احسان احمد شجاع آبادی کی نگاہ میں اپنا رویا سچا کر دکھایا۔ اگر احسان احمد شجاع آبادی کی قیاس آرائی کو لیا جائے تو نعوذ باللہ رویا پورا نہیں ہوا۔ کیونکہ جس طرح کہ وہ ذبح چاہتے ہیں۔ وہ تو صرف آسمان پر ہوا تھا زمین پر نہیں ہوا تھا۔ (باقی)

پیپلز چیمبرس آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی طرف سے قائد ملت کی وفات پر اظہار تعزیت

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ کل ملک عبدالرحمن صاحب کی صدارت میں پیپلز چیمبرس آف کامرس اینڈ انڈسٹری کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں قائد ملت لیاقت علی خان کی ناگہانی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ اور ان کی والدہ ماجدہ بیگم محترمہ اور دیگر پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔ تعزیت کے تاریں پریس کے علاوہ وزیر اعظم پاکستان اور بیگم لیاقت علی خان کی خدمت میں ارسال کی گئیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ — وعلی عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھُوَ النَّاصِرُ

اخبار "الرحمت" و عزل خلفاء

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

گزشتہ ایام میں اخبار "الرحمت" میں ایک مضمون "قدوسی" کے اخباری نام کے نیچے شائع ہوا تھا۔ اس میں لکھا گیا تھا۔ کہ اسلام کی رو سے خلیفہ کا عزل جائز ہے۔ چونکہ یہ لکھنے والا احمدی کہلاتا ہے۔ اور چونکہ یہ اخبار جماعت کی طرف منسوب تھا۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کی تردید کی جاتی۔ لیکن ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ نے بار بار توجہ دلانے کے باوجود اس کی تردید نہیں کی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی خارجی قسم کے احمدی ہیں۔ ورنہ توجہ دلانے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ ایک احمدی کی رگ حمیت اس مضمون کے دیکھتے اور سنتے ہی بھڑک اٹھنی چاہیئے تھی۔ لیکن انہوں نے توجہ دلانے پر بھی مختلف قسم کے بہانے بنانے شروع کر دیئے۔ کہ میں نے فلاں کو یوں کہا ہے۔ اور فلاں کو یوں کہا ہے۔ لیکن تردید نہیں کروائی۔

مضمون دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آجکل کئی نوجوان ایسے ہیں۔ جنہوں نے صرف احمدیت کا لیبل لگا لیا ہے۔ درحقیقت احمدیت ان کے دل کے کسی گوشہ میں بھی پائی نہیں جاتی۔ وہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کا لیبل لگا لینے سے اللہ تعالیٰ کو دھوکا لگ جائے گا۔ اور وہ فوراً ان کو فردوس بریں میں داخل کر دے گا۔ گویا وہ اپنی نابینائی کو خدا تعالیٰ کے اوپر بھی چسپاں کر دیتے ہیں۔ اس مضمون کے لکھنے والے کو نہ تو یہ معلوم ہے کہ مبایع اور غیر مبایع کا جھگڑا اسی سوال پر پیدا ہوا تھا نہ یہ معلوم ہے کہ سنی اور خارجی کے جھگڑے کی بنیاد یہی ہے۔ اگر خلیفہ اسلام میں معزول ہو سکتا تھا۔ تو یقیناً حضرت علیؓ مجرم ہیں۔ کیونکہ ان کی اپنی جماعت کے ایک بڑے حصہ نے کہہ دیا تھا۔ کہ ہم آپ کو خلافت سے معزول سمجھتے ہیں۔ لیکن چاہیئے تھا کہ "قدوسی" کی روح کو خوش کرنے کے لئے حضرت علیؓ خلافت چھوڑ دیتے۔ انہوں نے تلوار میان سے نکال لی۔ اور ہزاروں ہزار خارجی کو قتل کر کے رکھ دیا اگر خلیفہ معزول ہو سکتا ہے۔ تو ان لوگوں کا قصور کیا تھا۔ وہ تو وہی بات کرتے تھے جس کا قرآن نے ان کو حق دیا تھا۔ جب ایک مسلمان کا قتل بھی دوزخی بنا دیتا ہے۔ تو کیا کہیں گے قدوسی صاحب حضرت علیؓ کے متعلق جنہوں نے ہزاروں ہزار مسلمان کو اس مسئلہ پر قتل کر کے رکھ دیا۔ دوسری مثال حضرت عثمانؓ کی ہے۔ حضرت عثمانؓ سے بھی باغیوں کا یہی مطالبہ تھا۔ کہ آپ خلافت چھوڑ دیں۔ ہم آپ کو معزول کرتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے نرم مزاج ہونے کی وجہ سے تلوار تو نہیں نکالی۔ لیکن خود اپنی جان قربانی کے لئے پیش کر دی۔ اور عزل کا عقیدہ رکھنے والوں کا منہ کالا کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے خلافت کی ضرورت کا مسئلہ ثابت کیا اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے خلیفہ کے معزول نہ ہونے کا مسئلہ ثابت کیا گویا ابتدائی خلافت اشدہ نے اپنے عمل اور اپنے فیصلہ سے ان مسائل کو حل کر دیا تھا اور پھر ہمارے زمانہ میں آکے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں یہ سوال اٹھا۔ اور آپ نے فرمایا تم کون ہوتے ہو۔ مجھے معزول کرنے والے۔ گویا ابتدائے اسلام اور ابتدائے احمدیت میں یہ مسئلے زیر بحث آئے۔ لیکن ابتدائے احمدیت میں پیدا ہونے والا ایک احمدی اور صاحب تحریر اتنا جاہل ہے کہ اس کو یہ پتہ ہی نہیں کہ اسلام کی ابتدائی لڑائیاں کیوں ہوئی تھیں۔ اور احمدیت کے ابتدائی جھگڑے کیوں ہوئے تھے۔ اور پھر وہ شوق سے کہتا ہے۔ الحمد للہ میں احمدی ہوں۔ ایسے شخص کو تو یہ کہنا چاہیئے۔ استغفر اللہ میں احمدی ہوں کیونکہ احمدیت کی وجہ سے میں سزا کا مستوجب ہو گیا ہوں۔ کہ حقیقت کے کھل جانے پر مجرم بنا ہوں

چونکہ ناظر دعوۃ و تبلیغ اور قدوسی کے گٹھ جوڑ کی وجہ سے یہ غلط عقیدہ احمدیت کے لٹریچر میں آ گیا ہے۔ اس لئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ یہ عقیدہ احمدیت کے خلاف ہے۔ اور یہ دونوں آدمی اپنے عمل کے رو سے احمدی نہیں رہے۔ اگر یہ احمدی رہنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو توبہ کر کے آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔

مجھے جماعت پر بھی افسوس ہے کہ ربوہ کے چند آدمیوں کے سوا کسی جماعت نے اس کے خلاف احتجاج نہیں کیا۔ حالانکہ ایسے مضمون کے نکلتے ہی جماعت کو اخبار کا مقاطعہ کر دینا چاہیئے تھا۔ اور بزور احتجاج مرکز کے سامنے کرنا چاہیئے تھا۔ یہ جو غفلت اور گناہ کا فعل جماعت سے ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو یہ معاف کرے۔ اور ان کے دلوں کو زنگ لگ جانے سے بچائے۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد ۵۱/۱۰/۲۴

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء (بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ) بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء (بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ) کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

مومن کا حقیقی مقامِ عرفان

فتویٰ - یا - تقویٰ

(از مکرم ڈاکٹر محمد شاہ نواز صاحب - ایم - بی - بی - ایس جہلم)

(۳)

اختلاف کا خطرناک انجام

بیعت کا اصل مفہوم یہی ہے کہ اس کے بعد "میں" باقی نہ رہے۔ خود کو بیچ دینے کے بعد انسان کا پھر کیا حق ہے یہ کہنے کا کہ فلاں چیز یا رائے میری ہے۔ جب تک یہ ایمان نہ ہو انسان ٹھوکر سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اس قسم کے سوالات پھر ٹھوکر کا موجب ہو جایا کرتے ہیں۔ مثلاً انسان یہ خیال کر لیتا ہے کہ بیعت تو میں نے شرعی معاملات میں کی ہوئی ہے مگر یہ مسئلہ تو سیاسی ہے۔ یا مثلاً ووٹوں وغیرہ کا معاملہ شخصی ہے۔ اس میں اختلاف رکھنا کس طرح بیعت کے منافی ہو سکتا ہے۔ مگر یہ اختلاف پھر ترقی کرتا ہے جو کہ آخر انسان کو تمام تعلقات میں آزاد کر دیتا ہے۔ بیج بہت بے حقیقت اور کمزور چیز ہوتا ہے مگر یہی اگر ایک دفعہ دل میں داخل ہو جائے تو پھر مضبوط درخت کی شکل میں نمودار ہوا کرتا ہے الا ماشاء اللہ۔

مجھے ذاتی طور پر بعض ایسے دوستوں کا علم ہے جنہوں نے بیعت کے بعد پہلے سیاسی معاملات میں اختلاف کو جائز کیا جیسی خلافت کمیٹی اور کانگرس وغیرہ کے متعلق مگر آہستہ آہستہ پھر ان کا تعلق خلافت سے بالکل منقطع ہو گیا۔

پس اس قسم کے سوالات سے بچنا ہی متقی کا کام ہے۔ فتویٰ تو کمزور کیلئے ہوتا ہے تاکہ وہ زیادہ بوجھ کے نیچے بالکل دب نہ جائے جس طرح مریض کو پرہیز کرایا جاتا ہے مگر تندرست آدمی کے لئے ضروری ہے کہ وہ پرہیز کے مقام سے ترقی کر کے طاقت کو بڑھانے کے لئے دیگر ورزشیں اور ریاضتیں کرے۔ جو شخص ساری عمر پرہیز ہی کرتا رہے وہ ترقی کب کرے گا اور اس کو قوت کب حاصل ہو گی۔

عوام کی نیکیاں خواص کی بدیاں ہیں

انسان کو چاہئے کہ اپنے محبوب کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرے اور اعلیٰ مقام جب تک حاصل نہ ہو مطمئن نہ ہو۔ بعض باتیں جائز ہوتی ہیں مگر ادنیٰ مومن کے لئے۔ اعلیٰ مومن کا فرض ہے کہ باریک سے باریک بدی سے بھی بچے اور باریک سے باریک نیکیوں پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچا پیاز نہیں کھایا اس لئے کہ ملائکہ کو تکلیف نہ ہو۔ مگر امت کو اجازت دیدی۔ اب یہ اجازت کمزوروں کے لئے تھی۔ اعلیٰ مومن کو حضور نے نہیں فرمایا کہ "تم ضرور کچا پیاز یا لہسن کھایا کرو۔" پھر کیا وجہ ہے کہ ہر شخص یہ کوشش نہ کرے کہ جس قسم کے ملائکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تھے اسی قسم کے اس کے پاس بھی آئیں۔ یہی حال حقہ اور تمباکو کا ہے اگر کوئی مومن اعلیٰ ترقیات حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کو بھی بو والی اشیاء سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ہمیشہ یہ سوال اٹھانا کہ جائز ہے یا نہیں۔ انسان کو ادنیٰ مقام پر رکھتا ہے۔

روحانی ترقیات کے مقامات الگ الگ ہیں۔ اسی کی طرف اولیاء کرام کا یہ فقرہ اشارہ کرتا ہے کہ "عوام کی نیکیاں خواص کی بدیاں ہوتی ہیں" پھر احساسات کا بھی تعلق ہوتا ہے۔ یعنی قربانی کی قیمت احساس کے مطابق ہوتی ہے۔ ایک اچھی بات جو عوام کے لئے جائز اور نیکی ہو۔ خواص کیلئے وہ بدی میں شمار ہو گی۔ مثلاً اگر ایک ادنیٰ مومن لوگوں سے عدل کا معاملہ کرے جو اس کے لئے بہت بڑی نیکی ہے۔ مگر اعلیٰ مومن کے لئے عدل کے مقام پر ہونا اس کے لئے بدی ہے۔ (واضح ہو کہ نیکی بدی کا مفہوم بھی نسبتی ہے۔ کوئی کام جو اپنی ذات میں اعلیٰ ہو مگر انسان کو اس سے زیادہ اعلیٰ مقام پر لے جاتے ہیں وہ روک ہو جائے تو وہ اس کے لئے بدی ہے) کیونکہ اس کو تو حکم ہے کہ وہ عدل سے ترقی کر کے احسان بلکہ ایتائے ذی القربیٰ کا سلوک کرے۔ ذرا غور تو کرو کہ جو شخص رب العالمین اور رحمن خدا کا مظہر بننے کے لئے پیدا کیا گیا ہو اس کا عدل کے مقام پر بیٹھے رہنا کیا اس کے لئے بدی نہیں ہے؟ یہی حال حرام حلال غذا کا ہے۔ ادنیٰ مومن ہمیشہ حرام حلال کا سوال اٹھاتا ہے۔ اور کبھی کبھی مکروہ شے بھی کھا لیتا ہے۔ مگر اعلیٰ مومن نہ صرف حلال بلکہ طیب کا بھی خیال رکھتا ہے عوام کا حلال کے مقام پر ہونا نیکی ہے مگر خواص کے لئے یہ بدی ہے۔ کیونکہ اس کو اس سے اعلیٰ یعنی طیب کے مقام پر ہونا چاہئیے تھا) یا مثلاً مضطر کے لئے سور کا گوشت کھا لینا جائز ہے۔ مگر اعلیٰ مومن ایسے مواقع پر توکل کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ اسے حرام چیز کھا لینے سے بچا لے گا۔ جیسا کہ اس صحابی کے ساتھ ہوا تھا جس کو رومیوں کا لشکر پکڑ کر لے گیا تھا اور اس کو قیصر نے قید کر دیا۔ کسی نے کہا ان کو سور کھانے کو دو ان کے ہاں یہ حرام ہے۔ وہ صحابیؓ سخت بھوکے تھے مگر انہوں نے نہ کھایا۔ آخر بادشاہ کے سر میں سخت درد شروع ہو گیا اور اس نے ان کو چھوڑ دیا۔ ادنیٰ مومن اگر ایسے موقعہ پر ہوتا تو اس کے لئے وہ گوشت کھانا جائز تھا۔ کیونکہ وہ توکل کے ایسے اعلیٰ مقام پر نہ تھا کہ خدا اس کے لئے غیب سے سامان کرتا۔ ایسا شخص اگر اجازت پر عمل نہیں کرتا تو وہ گویا خدا کی آزمائش کرتا ہے اور ایسی حالت میں اس کا بھوک سے مر جانا گویا خودکشی ہے۔

پس تعبیر الرؤیا کی طرح فتویٰ بھی ہر شخص کے حالات کے ماتحت ہوتا ہے۔ ایک بات جو ادنیٰ مومن کے لئے جائز ہو وہ اعلیٰ مومن کیلئے ناجائز ہوتی ہے۔ ہم کو چاہئے کہ ہم جلد فتویٰ کے مقام سے ترقی کر کے تقویٰ کی راہوں پر قدم ماریں اور ہر وقت جائز ناجائز کے گرداب میں ہی نہ گھرے رہیں۔ تاکہ جلد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ منشاء پورا ہو جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنجناب کو مبعوث فرمایا تھا۔

مقامِ عشق

ہر احمدی تقویٰ سے ترقی کر کے عشق کے مقام پر کھڑا ہو اور وہ خلیفۃ اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کا زندہ مظہر ہو۔ اسی کی طرف قرآن شریف میں اشارہ ہے "اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللّٰہُ" کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور حضور کا عشق انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتا ہے۔ ایک بزرگ صحابیؓ کا واقعہ ہے کہ وہ حج کو جاتے ہوئے ہر دفعہ قافلہ کو روک کر ایک خاص مقام پر دو تین منٹ بیٹھ کر پھر روانہ ہو جاتے۔ ایک دفعہ ایک دوسرے صحابی نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ اس مقام پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری حج کے موقعہ پر پیشاب کیا تھا۔ میں بھی حضورؐ کی نقل [illegible] حاجت نہ ہو تو بھی محبت و عشق کی وجہ سے بیٹھ جاتا ہوں۔

احمدی ولی اللہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب تک ہر احمدی اولیاء اللہ میں سے نہ ہو ہم دنیا کو فتح نہیں کر سکتے۔ اللہ اللہ کس قدر بلند خواہش ہے اور کیسا روح کو تڑپا دینے والا یہ قول ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس فقرے کو پڑھ کر کوئی احمدی بھی ایسا ہو جس کے دل میں اس بات کی امنگ نہ پیدا ہو جائے کہ ہم جلد حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے والے ہوں۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو حقیقی معنوں میں اس مقام کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم میں سے کئی ہیں جو بیعت کر کے چند ایک دلائل وفاتِ مسیح اور صداقت مسیح موعود کے یاد کر کے مخالفین کو چیلنج کرتے رہتے ہیں اور اپنی بڑی فتح اس بات میں جانتے ہیں کہ ہم نے مخالف مولوی کو لاجواب کر دیا۔ جو پیدائشی احمدی ہیں ان میں سے اکثروں کو تو دلائل سے بھی مس نہیں (الا ماشاء اللہ کہ جن میں ذاتی تحقیق کا شوق ہو۔) کیونکہ ان کو مخالفین سے شروع میں واسطہ ہی نہیں پڑا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن "اس" سے بہت بلند اور بالا تھا۔ کہ حضور چند دلائل ہم کو سکھا کر دنیا سے تشریف لے جاتے۔ وفاتِ مسیح کو منوانے کے لئے تو ایک مجدد یا محدث بھی کافی تھا۔ خدا کو کیا ضرورت تھی کہ صرف اتنی سی بات کے لئے وہ ایک [illegible] مبعوث کرتا۔ پس ہم کو احمدیت جیسی نعمت کا قدر کرنا چاہئیے مگر افسوس تو اس بات کا ہے کہ اکثروں نے بیعت کر کے ماریں کھائیں رشتہ داروں کو چھوڑا خاندانوں کا نقصان برداشت کیا اور پھر بقول حضرت مولوی برہان الدین صاحب مرحومؓ جہلمی وہ "محمد" [illegible] ہی رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں وہ قیمتی [illegible] موتی ہیں جو دنیا کے کسی خزانے میں نہیں مل سکتے۔ [illegible] بہت کم دوست ان کو باقاعدہ پڑھتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ [illegible] تھا کہ ہر ایک احمدی کم از کم ایک صفحہ روزانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ضرور پڑھا کرے۔ پھر بعض کتب تو پڑھتے ہیں مگر حضورؑ کی [illegible] بہت کم پڑھی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں کچھ رنگ بحث کا آ گیا ہے۔ اس لئے بعض [illegible] کی نقل کر کے مخالفین کے مقابلہ میں سختی سے کام [illegible] ہیں۔ حالانکہ یہ مقام صرف حکم عدل اور مجسٹریٹ [illegible] حاصل تھا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ روحانیت میں [illegible] ہو تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ڈائریوں کو پڑھیں۔ جن میں اپنی جماعت زیادہ تر مخاطب [illegible] وہاں آپ کو حضرت اقدس علیہ السلام کی مسیح [illegible] اصل رنگ ملے گا۔

سالکین اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقاریر

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ [illegible] تقاریر ہیں۔ جن کے متعلق حضور نے کبھی تاکید نہیں [illegible] اس کی وجہ یہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] کتب کے بعد اور کتاب کی ضرورت نہیں (یقیناً [illegible] ضرورت ہے کیونکہ وہ حضرت اقدس کی کتب [illegible] ہیں اور ان کی روشنی میں ہی لکھی گئی ہیں۔ ورنہ [illegible] کہا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم کے بعد پھر حضرت [illegible] علیہ السلام کی کیا ضرورت ہے) بلکہ اصل وجہ [illegible] کہ حضرت صاحب کے اندر غیرت بہت ہے [illegible] خود اپنے منہ سے ان کی سفارش نہیں کر سکتے۔ حضور نے ۱۹۳۴ء میں کمال شفقت سے [illegible] کو ہدایت دینے کا سلسلہ جاری فرمایا تھا۔ ان [illegible] علاوہ اگر سالکین حضرت صاحب کی تقاریر حضور [illegible] ذکر الٰہی۔ عرفانِ الٰہی۔ منہاج الطالبین [illegible] کا مطالعہ بھی ساتھ ساتھ جاری رکھیں تو [illegible] فائدہ اٹھائیں گے۔

قلوب کی فتح کا طریق

آخر میں میں پھر عرض کرتا ہوں کہ ہم کو چاہئے کہ [illegible] صاحب کے منشاء کے مطابق ہم جلد ایسی روحانی ترقی [illegible] کریں کہ اولیاء اللہ کا مقام حاصل ہو جائے [illegible]

(باقی صفحہ ۷ پر)

آل انڈیا والی بال ٹورنمنٹ میں احمدیہ کلب قادیان کی شرکت

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے دار المسیح قادیان

شالامار باغ شہر کپورتھلہ میں آل انڈیا والی بال ٹورنمنٹ منعقد ہوا۔ جس میں ۲۰ ٹیموں نے شرکت کی۔ ۲۸/۹/۵۱ کو امرتسر سپورٹس سی سے اور ہر اداروں مقابلہ میں جالندھر کی ٹیم سے بفضلہ تعالیٰ احمدیہ کلب جیت گیا۔ ۲۹/۹/۵۱ کو امرتسر سپورٹس کے ساتھ گھری شام ہو جانے کیوجہ سے مقابلہ اختتام پذیر نہ ہو سکا۔ اور دو گیموں میں دونوں ٹیمیں ایک ایک جیت کر برابر رہیں۔ ۳۰/۹/۵۱ کو از سر نو مقابلہ شروع ہوا۔ اور احمدیہ کلب نے تین میں سے دو گیمیں جیت لیں۔ اور بعد میں پٹیالہ کی ٹیم سے دونوں گیمیں جیت لیں اب لدھیانہ کی ٹیم سے احمدیہ کلب کا semi final مقابلہ ہونا تھا۔ لیکن افسوس کہ کسی وجہ سے ٹورنمنٹ اختتام پذیر نہ ہو سکا۔ اور مجبوراً سب ٹیموں کو واپس ہونا پڑا۔

خاکسار قافلہ سے ایک روز بعد جا سکا۔ اور برادرم فضل الٰہی خانصاحب کو لیکر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب سے رجو یو۔ پی کے ایک ہندو خاندان سے ہیں۔ ملاقات کرکے پون گھنٹہ تک تبلیغ کا فریضہ ادا کیا۔ اور لٹریچر دیا۔ انہوں نے جالندھر والا میچ دیکھا تھا۔ اور ہماری ٹیم کی تعریف کرتے تھے۔ کپورتھلہ میں کوچہ ڈاکٹر صادق علی میں ایک پرانی احمدیہ مسجد ہے۔ اس کے قریب ہی متعدد احمدیوں مثلاً حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ و مکرم خانصاحب عبد المجید خانصاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پنشنر کے مکان ہوتے تھے۔ اس مسجد کے بارہ میں احمدیوں سے مقدمہ ہوا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ اگر میں سچا ہوں گا۔ تو یہ مسجد احمدیوں کو ملے گی چنانچہ مقدمہ میں کامیابی ہو کر مسجد مل گئی تھی۔ خاکسار نے ان سے درخواست کی کہ ہم وہاں نفل ادا کرنا چاہتے ہیں۔ بنظر احتیاط آپ مناسب انتظام فرماویں۔ یہ درخواست انہوں نے بطیب خاطر قبول کرکے جناب سردار عجائب سنگھ صاحب ایس۔ پی کے ذریعہ انتظام کرا دیا۔ ہم نے مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی امارت میں ۱/۱۰/۵۱ کو قریباً پونے نو بجے صبح دو نفل ادا کرکے اسلام کی ترقی اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے بعجز و نیاز اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی۔ خاکسار کو صحابہ کرام کے پاک گروہ اور اس میں سے بھی ممتاز افراد کے حد درجہ کم ہو جانے کا اس ماحول میں از حد احساس ہوا۔ اور ان کی صحت اور عمر کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرنے کی توفیق ملی بطور یادگار دو تصویریں بھی لی گئیں۔ اس سے قبل خاکسار اور بعض اور دوست جنہوں نے سرکاری مسجد نہ دیکھی تھی اسے دیکھنے گئے۔ اور وہاں بھی اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کیں۔

چونکہ ہمیں مسجد احمدیہ کے محل وقوع کا علم نہ تھا۔ اسلئے کوتوالی سے ایک سفید کپڑوں میں ملبوس کانسٹیبل ساتھ لے گئے تھے۔ لیکن بطور احتیاط جناب سردار جسونت سنگھ صاحب بیدی کوتوال نے دو باوردی سکھ کانسٹیبل نیز سفید لباس میں منشی تھانہ کو بھجوا دیا۔ جنہوں نے ہر طرح ہماری مدد کی۔ گو ہم نے پرانے باشندوں سے تحقیق کر لی تھی۔ کہ یہی مسجد احمدیہ ہے۔ پھر بھی مزید تسلی کے لئے۔ جناب سوہن لال صاحب وکیل کو تکلیف دی۔ انہوں نے بھی مسجد تک آکر اس کی تصدیق کی۔ خاکسار نے جناب ایس۔ پی صاحب اور جناب کوتوال صاحب کو بھی لٹریچر دیا۔ اور مقام ٹورنمنٹ اور بازاروں میں بھی لٹریچر تقسیم کیا۔ اور کرایا۔ ان سفروں سے ہماری غرض و غایت اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کوشش کرنا ہوتی ہے۔ جو بوجہ اتم سفر میں پوری ہوئی۔ ہم افسرانِ کرام اور اہالیان شہر کا جذبۂ تشکر سے ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتے جو ہم سے گرمجوشی اور حسنِ سلوک سے پیش آتے رہے۔ ہمیں سناتن دھرم مہا سبھا کی عمارت میں جو شالامار باغ کے بالکل قریب ہے ٹھہرایا گیا تھا۔ اس عمارت میں مدرسہ کے علاوہ ہمارے کمرہ کے متصل مندر ہے باوجود اس کے خاکسار اور دیگر دوستوں کو اپنے کمرہ میں اذان کہکر اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کا موقعہ ملا۔

ذیل کے دوستوں نے یہ سفر کیا اور یہ سب مسجد احمدیہ میں باجماعت نفل ادا کرنے میں شریک تھے۔ پہلے چھ نام ٹورنمنٹ میں کھیلنے والوں کے درج ہیں:۔

۱۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر قافلہ
۲۔ مولوی برکت علی صاحب سکنہ نصیرہ ضلع گجرات (ٹیم کیپٹن)
۳۔ چوہدری عبد السلام صاحب
۴۔ میر رفیع احمد صاحب
۵۔ چوہدری عبد الغفور صاحب (سکنہ ضلع منٹگمری)
۶۔ محمد یوسف صاحب سکنہ نصیرہ ضلع گجرات
۷۔ چوہدری سکندر خانصاحب
۸۔ فضل الٰہی خانصاحب
۹۔ بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت سوڈا واٹر فیکٹری
۱۰۔ مرزا محمد اقبال صاحب
۱۱۔ قاضی عبد الحمید صاحب
۱۲۔ چوہدری مبارک علی صاحب
۱۳۔ محمد صادق صاحب ننگلی ٹائیپسٹ
۱۴۔ عطاء اللہ صاحب سندھی
۱۵۔ ملک ضیاء الحق صاحب دوالمیال
۱۶۔ محمد یوسف صاحب زیروی
۱۷۔ چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں
۱۸۔ شیر محمد خانصاحب افغان
۱۹۔ محمد ابراہیم صاحب ٹیلر ماسٹر
۲۰۔ عبد الکریم صاحب ناصر آبادی
۲۱۔ محمد سلیمان صاحب دھلوی
۲۲۔ احمد حسین صاحب اور (۲۳) خاکسار

کھیل کے تعلق میں ایسے سفر تبلیغ کے لئے بہت ممد ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ فنڈز کی کمی ٹیم کے لئے سدّ راہ ثابت ہوئی ہے۔ مخیّر حضرات کیلئے جو تبلیغ ہند کے شائق ہوں۔ خدمات کا بہت موقع ہے۔

صیغہ نشر و اشاعت "التبلیغ"

تمام جماعتوں کی خاص توجہ کیلئے

از مکرم جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

احباب کو معلوم ہے کہ گذشتہ سال سے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے چارج لینے پر میری طرف سے پہلی توجہ اس امر کی طرف منعطف ہوئی۔ کہ مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ نے غلط بیانیوں اور افتراء پردازیوں سے جو فضاء مکدر کر دی ہے۔ اس کا ازالہ کیا جاوے اور اس غرض سے سلسلہ ٹریکٹ ایسی حالت میں شروع کیا گیا۔ جب کہ صیغہ نشر و اشاعت آمد کے لحاظ سے نہ صرف یہ کہ صفر تھا۔ بلکہ مقروض تھا پریس کا۔ مقروض تھا۔ کاتبوں کا۔ مقروض تھا خرید کاغذ کا۔ اور اس کا بار ہونے کی وجہ سے کام حالتِ تعطل میں تھا۔ سلسلہ کی فوری ضرورت پر جب میں نے اعلان کیا تو لجنہ اماء اللہ ربوہ نے سب سے پہلے میری مالی مدد کی۔ اور آہستہ آہستہ جوں جوں دوستوں کو اس ضرورت کا احساس ہوتا چلا گیا۔ ان کی امداد سے صیغہ نشر و اشاعت کے کارکنوں کی ہمت اور قوت بڑھتی گئی۔ یہاں تک کہ اس صیغہ کی طرف سے گذشتہ سال جو ۳۰ اپریل ۱۹۵۱ء میں ختم ہوتا ہے۔ ٹریکٹوں کی اشاعت کی ماہوار رفتار سترہ ہزار سے کچھ اوپر ہو گئی۔ لیکن یہ رفتار ضرورت سے بہت ہی کم ہے۔ اور حالات کا تقاضا یہ ہے کہ اس اشاعت کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جاوے۔ اس سال جو میں نے تحریک کی اور "التبلیغ" کو باقاعدہ ہفتہ وار نشریہ قرار دیا اور دوستوں سے چاہا۔ کہ وہ اس کی توسیع میں میری مدد فرماویں۔ فی نشریہ تین پیسہ کے خرچ کا محتاج ہے۔ جس میں ایک پیسہ ڈاک کا خرچ بھی شامل ہے۔ مہینے میں کل تین آنے۔ یہ ایسا معمولی خرچ ہے کہ تمباکو پینے والا اپنے تمباکو میں بچت کرکے سگریٹ پینے والا ایک ڈبی کم کرکے چائے کا عادی ایک پیالی کم کرکے اور پان کھانے کا عادی اپنے پان میں ایک دو پان کی بچت کرکے یہ تین آنے ماہوار کا خرچ آسانی سے نکال سکتا ہے۔ صرف احساس اور توجہ کی ضرورت ہے۔

اس میری تحریک پر جو ربوہ۔ لاہور۔ سرگودہا اور لائلپور میں اٹھائی گئی۔ اور اب میں اس اعلان کے ذریعہ دوسری جماعتوں کو بھی مخاطب کرتا ہوں۔ حسب ذیل نتیجہ حاصل ہوا ہے۔ مجلس مشاورت میں جماعتوں کے نمائندگان نے اس صیغہ کے لئے بجٹ میں بارہ ہزار کی گنجائش رکھنے کی سفارش کی تھی۔ جس کے لئے یہ بھی شرط تھی کہ یہ آمد خود صیغہ نشر و اشاعت پوری کرے۔ اس فیصلہ کی رو سے جماعتہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ ہماری مدد کریں۔ میں ذیل میں مذکورہ بالا چار جماعتوں نے جس طرح میری مدد کی ہے۔ اسلئے درج کرتا ہوں تا دوسروں کو بھی اس نیکی میں شامل ہونے کی توفیق ملے۔

ربوہ کے اطفال نے بھی بفضلِ تعالیٰ میری آواز پر لبیک کہا ہے۔ ربوہ کے اس نیک نمونہ کی وجہ سے اسوقت تک ایک تھوڑے عرصہ میں بہ تفصیل ذیل بصورت وعدہ اور نقد سے ہماری امید بندھی ہے

انصار اللہ	ربوہ	۶۰۷-۱۲-۰
خدام	"	۳۹۸-۵-۰
لجنہ اماء اللہ	"	۳۱۶-۲-۰
اطفال	"	۷-۱۱-۶
		۱۳۲۹-۱۴-۶

اسکے علاوہ

لاہور	۲۲۷/۷/-	کیمبل پور	۳۱-۸-۰
سرگودہا	۵۰۰/-/-	متفرق	۵۱۴-۴-۰
لائل پور	۱۲۸/۸/-	مدرسہ چھٹہ	۱۰-۸-۰
ڈیرہ غازیخان	۹۲/۸/-	کراچی	۹-۱۲-۰
احمد نگر	۲۳/۳/-	سندھ	۱۰-۸-۰
چک ۹۹ شمالی سرگودہا	۲۳/۱/-		۳۴۳۰/۱۰/۹

بالآخر میں مقامی کارکنان تبلیغ سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ بروز جمعہ یہ پیغام تمام مقامی احباب کو سنا دیں گے۔

مسلمانوں کی زبوں حالی

(خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ از علی پور (مظفرگڑھ))

مولانا حالی مرحوم نے اپنے منظوم کلام "مسدس حالی" میں امت مسلمہ کی زبوں حالی اور بے چارگی کا جس رنگ میں اور جن دردانگیز الفاظ میں نقشہ کھینچا ہے وہ واقعی ایسا ہے جسے دیکھ کر ایک سچا مسلمان خون کے آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کے سامنے ایک طرف مسلمانوں کا وہ شاندار ماضی آتا ہے جس میں مسلمان دنیا کی دیگر تمام قوموں پر ہر لحاظ سے فوقیت رکھتا تھا۔ اور اس سے بڑی بڑی طاقتیں لرزاٹھتی تھیں۔ تو دوسری طرف اس کی نظر عہد حاضرہ کے مسلمانوں پر پڑتی ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ مسلمان بحیثیت مجموعی اور قومیں تو الگ رہیں۔ اس قوم سے بھی کہیں گرے ہوئے نظر آتے ہیں جس قوم نے ناصرہ کی ایک برگزیدہ ہستی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت و تکذیب کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے نزدیک اپنے تیئں مقہور اور مغضوب قوم بنالیا اور ہر آنے والا دن اس کی ذلت اور رسوائی کا موجب ہوا۔ حتیٰ کہ آج بھی یہود نامسعود روحانی اعتبار سے گئی گذری قوم شمار کئے جارہے ہیں۔

بعینہ یہی حالت مسلمانوں کی ہے۔ کجا وہ عظیم الشان دور کہ جس میں مسلمان پستی کے عمیق گڑھے سے نکل کر ترقی کے بلند مقام پر پہنچ گئے۔ اور کجا یہ دوخ فرسا زمانہ کہ مسلمانوں پر دور ظلمت آگیا ہے۔ اب بجز مصلح ربانی علیہ السلام کا دامن پکڑے۔ ان کی بگڑی سنور نہیں سکتی اور نہ ہی ان کی کشتیٔ حیات خطرناک اور تباہ کن سیلاب سے نجات پاکر ساحل سلامتی پر آسکتی ہے۔

ایک لمبے عرصہ سے علماء اور گدی نشین اصلاح امت کی کوشش کرتے رہے۔ اس سلسلہ میں بڑی بڑی سکیمیں اور تحریکات عمل میں لائی گئیں۔ لیکن ان میں سے کوئی ایک سکیم اور تحریک بھی مسلمانوں کی روحانی مردنی کو دور کرکے ان کے لئے زندگی بخش پیغام ثابت نہ ہوسکی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں پر اور بھی یاس و ناامیدی کے بادل امڈ آئے۔

اس سے کیا یہ صاف ثابت نہیں ہوتا۔ کہ امت مسلمہ کی اصلاح زمینی علماء اور لیڈروں کے ہاتھوں نہ ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے۔ مسلمانوں کے اندر از سر نو تبھی روحانی انقلاب پیدا ہوسکتا ہے۔ جب کہ وہ اس مقدس ہستی کے ساتھ اپنا پیوند جوڑیں جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے اذن سے کھڑا کیا ہے۔ ہماری یہ بات اس لئے بھی صداقت اور حقانیت پر مبنی ہے کہ خود علماء کہلانے والے بھی قوم کے روحانی مہلک امراض کو لاعلاج قرار دے چکے ہیں۔ چنانچہ ۲۶ اکتوبر کے الفضل میں "زوال امت کے اسباب اور اصلاح حال کا آسمانی طریق کار" کے زیر عنوان رسالہ "طلوع اسلام" کراچی سے جو حوالجات درج کئے ہیں۔ وہ ہمارے اس دعوے پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ ممکن ہے بعض مسلمان موجودہ حالت سے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہہ دیں کہ کیا ہوا اگر ایک دو رسالوں یا اخباروں نے ایسا لکھ دیا۔ تو اتمام حجت کی خاطر ہم چند اور حوالجات ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے ہر شخص معلوم کرسکتا ہے۔ کہ فی الحقیقت قوم مسلم ایسی حالت پر پہنچ چکی ہے۔ کہ اب اس کی اصلاح خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مامور ہی کرسکتا ہے۔ ورنہ موجودہ روحانی امراض مسلمانوں کو اور بھی قعر مذلت میں لے ڈوبیں گے

لیجئے مسلمانوں کی زبوں حالی کی دردانگیز داستان قوم کے ذمہ وار لیڈروں کی زبانی سنیئے! تا اس امر کا احساس ہوسکے۔ کہ واقعی اس پُر ظلمت زمانہ میں آسمانی مصلح کی ضرورت تھی۔ جو اپنے وقت پر مبعوث ہوا۔ لیکن ہنوز مسلمانوں کا بیشتر حصہ اس سے منہ موڑے ہوئے ہے۔

(۱) رسالہ "الفرقان" لکھنؤ اپنی ایک اشاعت میں لکھتا ہے:

"اگر یہ کہا جائے۔ تو مبالغہ نہ ہوگا۔ کہ ہماری اکثریت کی حالت اس سے بدتر ہے۔ جیسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت یہود و نصاریٰ کی تھی۔ حتیٰ کہ دین و مذہب کی نمائندگی کرنے والے طبقہ کی اکثریت میں بھی کم و بیش وہ سب خرابیاں موجود ہیں۔ جو اس وقت یہود کے احبار اور نصاریٰ کے رہبان میں تھیں۔ اور قرآن نے جابجا جن کی شکایت کی ہے۔" (الفرقان جلد ۱۶ ع ۳ صہ ۵)

(۲) "الفرقان" کی ایک دوسری اشاعت میں زیر عنوان "موجودہ مسلمان قوم اور دین اسلام" جناب مولوی محمد اسحٰق صاحب رقمطراز ہیں کہ

"ہماری قوم اجتماعی حیثیت سے مذہبیت دین سے وابستہ نہیں رہی۔ اور اس کی زندگی کسی عنوان سے بھی دینی زندگی نہیں رہی۔ اگر آپ اسلام کی تلاش میں نکلیں تو بازاروں اسٹیشنوں۔ کوٹھیوں۔ بنگلوں اور عام گذرگاہوں یا بود و باش کی جگہوں میں اس کا نام و نشان کبھی نہ پائیں گے۔ اگر آپ بہت تلاش کریں تو بڑی چھوٹی خانقاہوں۔ مسجدوں اور مدرسوں میں اس کو مغموم و افسردہ حالت میں پائیں گے۔ مگر دین کی ان پناہ گاہوں میں شاید ہی کوئی ایسی پناہ گاہ نکلے جہاں دین مکمل صورت میں پایا جائے" (الفرقان جلد ۱۶ ع ۵ صہ ۴۲ و ۴۳)

(۳) جناب مولوی برق صاحب ہزاروی اپنے ایک مضمون "ترقی کا پرچم" میں لکھتے ہیں کہ

"اسلام خانہ بدوش ہے۔ حق بے خانماں ہے۔ دین بے حال ہے۔ شریعت اسیر ہے۔ شرافت۔ عدالت۔ صداقت اور اخلاق و دیانت پر بے کسی و کس مپرسی اور ظلم و تشدد کا غلبہ ہے۔ سے کوئی منہ لگانا نہیں چاہتا وہ اجنبی ہے۔ مسافر ہے۔ اس کی صدا ایک آواز بے ہنگام ہے۔ آہ! اسلام کی غربت و بے کسی۔ حاملین شریعت اور علمائے حق۔ ذلت و رسوائی کے تختہ پر محکومی و بے کسی و بیچارگی اور اس پر غلامی کی ہتھکڑیاں پہنے ہوئے ہیں" (رسالہ صحیفہ اہل حدیث کراچی ۹ اپریل ۱۹۵۱ء صہ ۲۱)

(۴) رسالہ "صحیفہ اہل حدیث" کراچی کی ایک اشاعت میں زیر عنوان "رواداری" لکھا ہے کہ

"صورت اسلامی نہیں۔ لباس سے مسلم کا پتہ نہیں چلتا۔ گفتگو کا طرز اور فکر بھی اسلامی نہیں اخلاق و معاملات باہمی تعلقات و سلوک اسلامی نہیں۔ جب تک تم خود اپنے منہ سے مسلمان ہونے کا اظہار نہ کرو۔ کوئی ذریعہ شناخت کا ہو تو بتاؤ؟" (صحیفہ اہل حدیث ۱۳ اگست ۱۹۵۱ء)

(۵) جناب مولوی عبدالغفار صاحب الخیری دہلوی اپنے مضمون "مسلمانوں کے لئے لمحۂ فکر" میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"مشاہدہ تو یہ بتا رہا ہے۔ کہ تپ دق کے مریض کی طرح ہم اپنے آپ کو بیمار ہی نہیں سمجھتے۔ قرآنی قانون فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ "جب نافرمانی انتہا کو پہنچنے لگتی ہے۔ تو ہم جسمانی اور مالی نقصانات سے ان کی غفلت کو دور کرتے ہیں۔ تاکہ وہ تضرع کریں" کو سمجھنے کی اور اپنی مصیبت کو اس کی روشنی میں دیکھنے کی آج تک فکر نہیں کی۔ کہ ہماری ایمانی کمزوری اللہ و رسول کے احکام و ہدایات سے سرتابی نے ہمارے شیرازہ کو منتشر کرکے ہم کو ان بھیڑوں کے مانند کردیا جو گلہ سے الگ ہوکر بھیڑیے کا لقمہ بن جاتی ہیں۔" (صحیفہ اہل حدیث جلد ۳۱ ع ۲ صہ ۸ و ۹)

(۶) ایک دوسرے پرچہ میں لکھا ہے کہ

"نسل انسانی جن امراض مہلکہ و علل فاسدہ کی پہلے سے شکار تھی۔ اب تک اس کی علالتوں اور بیماریوں میں اضافہ ہی ہوا ہے۔ اور جن آلام و مصائب کی گردابوں میں اس کا سفینۂ حیات ایک عرصہ سے سخت بیچارگی و بے بسی اور پراگندگی و انتشار کے عالم میں چکر کاٹ رہا تھا۔ اس کا پُر شور دور ہنوز باقی ہے۔ بار بار کا تجربہ اور ہزار بار کا مشاہدہ اس حقیقت پر شاہد ہے کہ "لیڈر کا ہر اجتہاد ایک تازہ وبا کا داعی ہے۔ خادم قوم کی ہر جنبش نگاہ قوم کے ناسوروں کے لئے تیز نشتر ثابت ہوا ہے۔ ان کی سیاست و فراست کی ساحری قوم پر افلاس و غربت اور تباہی و بلا کت کے تھپیڑے اژدہے مسلط کرنے میں کامیاب رہی ہے۔"

اس مضمون میں لکھا ہے

"ابھی تک کسی لیڈر یا قائد کا ناخن تدبیر قوم کی موجودہ مشکلات کی گتھیوں کو سلجھانے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ اگر کسی نے انفرادی طور پر کوئی علاج شروع کیا بھی تو اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہ نکلا کہ ؎

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"

(رسالہ صحیفہ اہل حدیث کراچی ۲۲ مئی ۱۹۵۱ء صہ ۱۷)

ہم نے بخوف طوالت یہاں چند حوالجات ہدیہ ناظرین کئے ہیں۔ ورنہ اس قسم کے ہمارے پاس بیسیوں حوالجات موجود ہیں۔ جن کے درج کرنے کے لئے بھی کافی صفحات درکار ہیں۔ ان بیانات سے ہر شخص معلوم کرسکتا ہے کہ آج مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ اور یہ کہ اس حالت کو تبدیل کرنا زمینی لیڈروں کے بس کی بات نہیں۔ بلکہ جیسا کہ ہم اوپر عرض کرچکے ہیں کہ ان روحانی امراض کا علاج مسیح الزمان علیہ السلام کے ساتھ وابستہ ہونے سے ہی ہوسکتا ہے۔

کیا یہ حیرت و استعجاب کا مقام نہیں کہ ایک طرف تو مسلمان عوام اور علماء اپنی امراض کو مہلک اور لاعلاج بتلا رہے ہیں۔ اور زمینی تدبیروں کو محض ہیچ سمجھ رہے ہیں لیکن دوسری طرف آسمانی مصلح کی صداقت بھری آواز پر لبیک بھی نہیں کہتے جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اصلاح امت اور احیاء دین کی خاطر مبعوث فرمایا ہے۔

مسلمان بھائیو! جیسا کہ تاریخ مذاہب واضح الفاظ میں اس حقیقت کا اظہار کررہی ہے۔ کہ قوموں کی ایسی تباہ کن حالت کی موجودگی میں خدا تعالیٰ اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت اپنے مامور و مرسل بندوں کو اصلاح خلق کے لئے بھیجتا ہے جن کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے قومیں اپنے اندر زندگی کی ایک نئی روح پاتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا مقدس دین جو ان کی بعثت سے قبل اغیار کے ہاتھوں ذلیل و رسوا ہورہا تھا۔ ملل باطلہ کے مقابلہ پر سینہ سپر ہوجاتا ہے۔ اور ملائکۃ اللہ اسے پھر سے کھڑا کرکے اس کے دشمنوں کو ناکام و نامراد کرتے ہیں۔ اور حاملین صداقت اپنی کھوئی ہوئی شان و عظمت کو دوبارہ حاصل کرتے ہیں پھر سمجھ نہیں آتا۔ کہ روحانی فوائد حصول کے لئے تم اس وقت تک کیوں اس روحانی سلسلہ کی سلک میں منسلک نہیں ہوتے۔ جسے خدا تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس ہاتھوں اس زمانہ میں نصف صدی قبل قائم فرمایا ہے۔

محترم بھائیو! تم تو اسلام کے مستقبل کو تاریک دیکھ اور سمجھ رہے ہو۔ مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے

نے والا مقدس مسیح موعود ؑ اس کے مستقبل کو نہایت شاندار اور روح پرور بتلا رہا ہے۔ سنو! سنو!! کہ وہ کیا فرماتا ہے۔

"سچائی کی فتح ہو گی۔ اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے وقتوں میں چڑھ چکا ہے"۔

(رسالہ فتح اسلام صفحہ ۹)

اگر تم فتح اسلام کا درد رکھتے ہو۔ تو اس کی تیار کردہ روحانی فوج میں داخل ہو جاؤ۔ جس کے ذریعہ مستقبل قریب میں یہ روحانی انقلاب پیدا ہونے والا ہے۔ یاد رکھو! مامور آلٰہی کا انکار اچھا نہیں۔ بہتوں نے انکار کر کے کیا پھل پایا۔ کہ تم پاؤ گے۔ پھر سنو! حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کیا فرماتے ہیں۔

"اس وقت تعالیٰ نے اس سلسلہ کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ زمین پر طوفان ضلالت برپا ہے۔ تو اس طوفان کے وقت میں کشتی تیار کر جو شخص اس کشتی میں سوار ہو گا۔ وہ غرق ہونے سے نجات پائے گا۔ اور جو انکار میں رہے گا۔ اس کے لئے موت در پیش ہے"۔ (رسالہ فتح اسلام صفحہ ۴۲)

پھر حضور اسی رسالہ میں ایک دوسرے مقام پر مسلمانوں کی دگرگوں حالت کا ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ

"ان تمام شرمناک جرائم کے ساتھ جو تم میں پھیلے ہوئے ہیں کہتے ہو کہ آسمانی نور اور آسمانی سلسلہ کی ہمیں ضرورت نہیں۔ بلکہ اس سے سخت عداوت رکھتے ہو۔ اور تم نے خدا تعالیٰ کے آسمانی سلسلہ کو بہت ہلکا سمجھ رکھا ہے یہاں تک کہ اس کے ذکر کرنے میں بھی تمہاری زبانیں کراہت سے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ اور بڑی رعونت اور ناک چڑھانے کی حالت میں ہجو کا حق ادا کرتی ہیں۔ اور تم بار بار کہتے ہو۔ کہ ہمیں کیونکر یقین آوے کہ یہ سلسلہ منجانب اللہ ہے۔ میں ابھی اس کا جواب دے چکا ہوں کہ اس درخت کو اس کے پھلوں سے اور اس نیر کو اس کی روشنی سے شناخت کرو گے۔ میں نے ایک دفعہ یہ پیغام تمہیں پہنچا دیا ہے۔ اب تمہارے اختیار میں ہے۔ کہ اس کو قبول کرو یا نہ کرو۔ اور میری باتوں کو یاد رکھو یا لوح حافظہ سے بھلا دو جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو یاد آئیں گے تمہیں میرے سخن میرے بعد"۔ (فتح اسلام صفحہ ۵۶)

مبارک وہ جو صداقت کے منادی کی آواز پر لبیک کہہ کر اس روحانی سلسلہ میں داخل ہو جسے اللہ تعالیٰ نے اس تاریک و تار زمانہ میں دجالی فتنوں کے قلع قمع کرنے کیلئے قائم فرمایا۔

بقیہ صفحہ ۴ :۔

قلوب کی فتح کا طریق

قلوب کی فتح بحث۔ مباحثہ اور مناظرات سے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کا اصل طریق اپنی باطنی اصلاح پاک نمونہ۔ قبولیت دعا کا معجزہ۔ استقامت اور شفقت علیٰ خلق اللہ ہیں۔ یہ مت سمجھو۔ کہ ہندوستان میں اسلام لیکچراروں اور مناظروں کے ذریعہ پھیلا تھا۔ یہ ملک تو اولیاء اللہ کی قوت قدسیہ سے فتح ہوا تھا۔ جو مختلف مقامات پر بیٹھ گئے۔ اور اپنے پاک نمونہ اور حسن و احسان سے لوگوں کو گرویدہ کرتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ لاکھوں ہندوؤں کے قلوب مسخر کر لئے گئے۔ اور وہ مسلمان ہو گئے۔ اور جو مسلمان نہ ہو سکے وہ بھی آج تک ملتان اجمیر اور سندھ میں ان بزرگوں کی قبروں کی تعظیم کرتے ہیں۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد۔

اللہ تعالیٰ ہم کو مخلوق سے ہمدردی کرنے اور تقویٰ کی بلند راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

بک ڈپو صدر انجمن احمدیہ قادیان

نظارت بیت المال قادیان کی زیر نگرانی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بک ڈپو سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام کتب مہیا کی جاتی ہیں۔ جس سے تمام احباب کو اپنے اس قومی ادارے کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

بک ڈپو سے علاوہ کتب قرآن کریم و تفسیر کبیر کے اخبار الفضل۔ الحکم۔ البدر اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو و انگریزی اور مصباح وغیرہ کے فائل بھی مل سکتے ہیں۔ **ضرورت مند احباب فائدہ اٹھائیں۔**

بیرون ہند کے احباب کی سہولت کے لئے دفتر محاسب پاکستان کے صیغہ امانت میں "مینیجر بک ڈپو صدر انجمن احمدیہ قادیان" کا کھاتہ کھلوا دیا گیا ہے۔ ضرورت مند احباب جو کتب مطلوبہ کی قیمت مینیجر صاحب بک ڈپو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو نہ بھجوا سکتے ہوں۔ وہ مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو اس نوٹ کے ساتھ بھجوا دیں۔ کہ یہ رقم مینیجر بک ڈپو صدر انجمن احمدیہ قادیان کی امانت میں جمع کر دی جائے۔ اور اس رقم کی رسید مینیجر صاحب بک ڈپو قادیان کو بھجوا کر مطلوبہ کتب حاصل کر سکتے ہیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

خوشخبری

جملہ احباب جماعت بالخصوص اینٹیں ریزرو کرانے والے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ تلطف احباب کی سہولت کے لئے ربوہ میں اینٹ درجہ اول کا ریٹ ۳۰ روپے فی ہزار کی بجائے ۲۵ روپے فی ہزار مقرر فرما دیا ہے۔ اینٹیں ریزرو کرانے والے احباب کو جنہوں نے اولاً ۳۰ روپے فی ہزار کی شرح سے رقوم جمع کروائی تھیں۔ اب نئی شرح سے یعنی مبلغ ۲۵ روپے فی ہزار کے حساب سے مہیا ہوں گی۔

بفضلہ تعالیٰ ربوہ میں دوسرا بھٹہ لگایا جا چکا ہے۔ پہلا بھٹہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کی تعمیرات کے لئے مخصوص تھا۔ جس سے انشاء اللہ اینٹیں ریزرو کرانے والے احباب کو دسمبر تک اینٹیں مہیا ہونی شروع ہو جائیں گی۔ پختہ اینٹوں کی تقسیم جمع شدہ رقوم کی ترتیب کے مطابق ہو گی۔

جملہ اینٹیں ریزرو کرانے والے احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ اعلان ہذا پڑھ کر مطلع فرمائیں۔ کہ کن کن اصحاب کو فوری طور پر اینٹیں درکار ہوں گی۔

ناظر جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ضروری اعلان

نذیر احمد صاحب اٹھوالی واقف زندگی جنہوں نے امسال مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ہے۔ جہاں کہیں بھی ہوں۔ فوراً ربوہ پہنچیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا ایڈریس معلوم ہو۔ تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

میاں ممتاز محمد دولتانہ متفقہ طور پر پنجاب مسلم لیگ کے صدر منتخب ہو گئے

صوبائی مسلم لیگ کونسل کے اجلاس میں قائد ملت خان لیاقت علیخاں کو خراج عقیدت

لاہور ۲۷ اکتوبر۔ پنجاب مسلم لیگ کی نئی کونسل کا اجلاس آج صبح ۹ بجے لکشمی بلڈنگ میں منعقد ہوا۔ جس میں میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلےٰ پنجاب کو متفقہ طور پر صوبائی مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا گیا۔ صدر اور دیگر عہدیداروں کے علاوہ آج کے اجلاس میں آل پاکستان مسلم لیگ کونسل کے لئے صوبہ مسلم لیگ کے نمائندوں صوبائی پارلیمنٹری بورڈ اور الیکشن ٹربیونل کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ نیز منتخب ہونے کے بعد نئے صدر نے مجلس عاملہ کے ۳۰ اراکین اور تیرہ نئے کونسلروں کی نامزدگی کا اعلان کیا۔ علاوہ ازیں آئین میں ایک اہم ترمیم بھی منظور کی گئی۔ اجلاس میں قائد ملت خان لیاقت علی خاں کی وفات پر گہرے رنج و الم کی قرارداد پاس کرنے کے علاوہ نئے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد اور نئے وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین کے تقرر پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے ان کو کامل تعاون اور حمایت کا یقین دلایا گیا ——— اس اجلاس میں ۴۰۰ کونسلروں میں سے ۲۷۳ کونسلروں نے شرکت کی —— یہ اجلاس سیکرٹری آل پاکستان مسلم لیگ کی زیر ہدایت ابتداً سردار عبدالحمید صاحب دستی کی زیر صدارت شروع ہوا۔ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ کے صدر منتخب ہونے کے بعد اجلاس کی باقی تمام کارروائی ان کی زیر صدارت ہی عمل میں آئی

نئے عہدیدار

حسب ذیل عہدیدار متفقہ طور پر منتخب ہوئے

صدر:- آنریبل میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ

وزیر اعلےٰ پنجاب

نائب صدر:- صوفی عبدالحمید دستی

شیخ صادق حسن

سیکرٹری:- سید خلیل الرحمٰن

جائنٹ سیکرٹری:- شیخ محمد یامین، شیخ عنایت اللہ

چوہدری رحمت اللہ و بیگم سلمیٰ تصدق حسین

فنانشل سیکرٹری:- بلخ شیر مزاری آف ڈیرہ غازیخاں

صوبائی پارلیمنٹری بورڈ

صوبائی پارلیمنٹری بورڈ کے لئے حسب ذیل آٹھ ممبران کا انتخاب عمل میں آیا:-

چوہدری عبدالغنی، چوہدری عزیز الدین، چوہدری فضل الٰہی، میاں محمد سعید قریشی، میاں نور احمد لاسکا، نوابزادہ رشید علیخاں، مرزا مظہر حسین اور چوہدری علی اکبر۔ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ بورڈ کے چیئرمین ہوں گے۔

الیکشن ٹربیونل

کونسل کے متفقہ فیصلے کے مطابق صوبائی الیکشن ٹربیونل حسب ذیل تین افراد پر مشتمل ہوگا

۱۔ چوہدری لال خاں آف شیخوپورہ

۲۔ سید علمدار حسین شاہ گیلانی

۳۔ شیخ ظفر حسین

مجلس عاملہ

مجلس عاملہ ۳۱ اراکین پر مشتمل ہوگی۔ علاوہ ازیں صوبہ مسلم لیگ کے تمام عہدیدار بلحاظ عہدہ اس کے رکن شمار ہوں گے۔ نئے صدر میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے فی الحال حسب ذیل ۳۰ افراد کو نامزد کیا ہے اکتیسویں نامزدگی کا اعلان بعد میں کیا جاوے گا:-

۱۔ پیر سید محی الدین لال بادشاہ۔ ۲۔ راجہ گامے خاں ۳۔ سید مصطفےٰ شاہ خالد گیلانی۔ ۴۔ راجہ خیر مہدی ۵۔ چوہدری فضل الٰہی (گجرات) ۶۔ چوہدری اصغر علی ۷۔ میاں محمد سعید قریشی۔ ۸۔ نواب امیر محمد خاں آف کالا باغ۔ ۹۔ سید ابو طاہر جعفری۔ ۱۰۔ سردار محمد خاں لغاری۔ ۱۱۔ بیگم شاہنواز۔ ۱۲۔ سردار عبدالحمید دستی ۱۳۔ ملک قادر بخش۔ ۱۴۔ سید علمدار حسین شاہ گیلانی ۱۵۔ علی حسین شاہ گردیزی۔ ۱۶۔ میاں نور احمد لالیکا ۱۷۔ چوہدری علی اکبر۔ ۱۸۔ چوہدری عزیز الدین ۱۹ چوہدری محمد حسین چٹھہ ۲۰۔ چوہدری صلاح الدین ۲۱۔ چوہدری نبی احمد۔ ۲۲۔ چوہدری محمد اقبال چیمہ ۲۳۔ خواجہ محمد صفدر۔ ۲۴۔ سردار محمد حسین ۲۵۔ سردار رشید احمد ۲۶۔ سردار محمد ظفر اللہ ۲۷۔ نوابزادہ رشید علیخاں۔ ۲۸۔ شیخ ظفر حسین ۲۹۔ خان عبدالوحید خاں۔ ۳۰۔ شیخ محمد سعید

نئے ممبران کونسل

پنجاب مسلم لیگ کے آئین کی رو سے کونسل کے منتخب شدہ اراکین کے علاوہ صدر کو پچیس نئے اراکین نامزد کرنے کا حق حاصل ہے۔ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے فی الحال حسب ذیل تیرہ افراد کو کونسل کا رکن نامزد کیا ہے۔

۱۔ میاں غلام حسین آف پنڈی بھٹیاں ۲۔ چوہدری ظفر اللہ خاں (گوجرانوالہ) ۳۔ بیگم عرفان اللہ ۴۔ بیگم جی اے خاں۔ ۵۔ بیگم فاطمہ۔ ۶۔ بیگم سلمیٰ تصدق حسین۔ ۷۔ ملک اکرم بوسن۔ ۸۔ محبوب الٰہی چشتی منٹگمری۔ ۹۔ بیگم خدا بخش۔ ۱۰۔ شیخ محمد سعید آف جھنگ۔ ۱۱۔ اختر علیخاں آف زمیندار ۱۲۔ میاں محمد شفیع ۱۳۔ خلیق قریشی

پاکستان مسلم لیگ کونسل

پاکستان مسلم لیگ کونسل کے لئے ۱۵۰ نمائندگان کا انتخاب عمل میں آنا تھا۔ ان میں سے آج کے اجلاس میں ۱۴۷ نمائندگان منتخب کئے گئے۔ باقی تین نامزدگان کے بارے میں صدر کو نامزد کرنے کا اختیار دیا گیا۔

آئین میں ترمیم

پنجاب مسلم لیگ کے آئین کی رو سے صوبائی کونسل میں تین خواتین کا ہونا لازمی ہے۔ آج کے اجلاس میں جو ترمیم منظور کی گئی۔ اس کے مطابق اب یہ شرط اڑا دی گئی ہے۔ اب خواتین ممبران کی تعداد تین سے کم یا زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ یہ ترمیم کہ ضلع شہری تحصیل اور پرائمری لیگوں کے صدر صاحبان کو پنجاب مسلم لیگ کونسل کے لئے نمائندے نامزد کرنے کا حق دیا جائے۔ منظور نہ ہو سکی۔

استنبول ۲۷ اکتوبر۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ ترک حکومت مشرق قریب و بعید میں تجارتی اتاشی کے دفاتر کے قیام پر غور کر رہی ہے۔ ترک وزارت تجارت و اقتصادیات غیر ملکی تجارت کو بڑھانے کی خواہاں ہے۔ (راسٹار)

لاہور کے کالجوں کے طلباء متوجہ ہوں

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن سے متعلق ضروری اعلان

مکرم قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور (نگران اعلےٰ احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن) کی زیر نگرانی ایسوسی ایشن کی عارضی کمیٹی نے دستور اساسی تیار کیا ہے۔ احمدی طلباء کی اطلاع کے لئے اس کو شائع کیا جاتا ہے۔ لاہور کے کالجوں کے تمام احمدی طلباء کو چاہیئے کہ وہ ایسوسی ایشن کے ممبر شپ کے فارم مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج سے حاصل کر کے اپنے اپنے کالج کے تمام احمدی طلباء سے پر کرا کے مجھے ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ تاکہ آئندہ سال کے لئے تنظیم کی جا سکے۔

"پریذیڈنٹ عارضی کمیٹی احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن بمعرفت صوفی بشارت الرحمٰن صاحب پروفیسر ٹی۔ آئی کالج لاہور"

دستور اساسی احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن

(۱) **اغراض و مقاصد** (الف) مختلف کالجوں کے احمدی طلباء کی تنظیم اور ان کی عملی زندگی کو اسلامی تعلیم کے مطابق بنانے کی کوشش کرنا (ب) تبلیغ اسلام کیلئے مؤثر ذرائع اختیار کرنا (ج) احمدی طلباء میں علمی ذوق پیدا کرنا۔

(۲) **لائحہ عمل** (الف) مختلف تبلیغی۔ تربیتی اور علمی اجلاس کرانا اور ٹریکٹ یا رسالے چھپوانا (ب) مختلف جماعتی تحریکوں میں حصہ لینا (ج) ایسوسی ایشن کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایک فنڈ کا قیام کرنا۔

(۳) **عہدہ داران** نگران اعلےٰ۔ پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ سیکرٹری۔ فنانشل سیکرٹری اور خزانچی۔

(۴) **طریق انتخاب و نامزدگی** (الف) مختلف کالجوں کے وہ احمدی دوست جو باقاعدہ طور پر ممبر شپ کے فارم پر کر کے ایسوسی ایشن کے ممبر بن چکے ہوں گے ہر دو سو کی کسر پر دو نمائندے منتخب کریں گے۔ اس طور پر منتخب شدہ تمام نمائندوں کی مجلس ایگزیکٹو کمیٹی کہلائے گی (ب) ایگزیکٹو کمیٹی اپنے میں سے پریذیڈنٹ۔ وائس پریذیڈنٹ۔ سیکرٹری اور فنانشل سیکرٹری کا انتخاب کرے گی۔ (ج) خزانچی کی نامزدگی نگران اعلےٰ کریں گے۔ (د) ہر کالج کے منتخب شدہ نمائندے اپنے میں سے ایک کو نمائندہ اعلےٰ منتخب کریں گے

(۵) **مالی فنڈ**:- (الف) ہر ممبر تین روپے سالانہ چندہ یکمشت یا بذریعہ اقساط ادا کرے گا (ب) ہر کالج کے نمائندہ اعلےٰ کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے کالج کے تمام ممبران سے بروقت چندہ وصول کر کے پچیس فیصدی اپنے کالج کی مقامی تنظیم کے اخراجات کیلئے رکھ کر باقی چندہ خزانچی کے پاس جمع کرا دیں مقامی اخراجات کی تفصیلی اطلاع بھی فنانشل سیکرٹری کو کرنی ہوگی۔

(ج) فنانشل سیکرٹری کی رپورٹ اور پریذیڈنٹ کی منظوری سے اخراجات کے لئے رقم خزانچی سے لی جا سکے گی۔